

تصویر کھنچوانے کے متعلق ارشادات

(حضرت مسیح موعودؑ و خلفائے کرام)

(تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَآ إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (آل عمران: 7)

وہی ہے جو تمہیں رحموں میں جیسی صورت میں چاہے ڈھالتا ہے۔ کوئی معبود نہیں مگر وہی، کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا۔

غیر کیا جانے کہ غیرت اُس کی کیا دکھائے گی
خود بتائے گا انھیں وہ یار بتلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

معزز سامعین! بعض علمائے اسلام تصویر کھنچوانے کو اسلام میں حرام تصور کرتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تصویر کھنچوانے پر اعتراض کرتے ہیں۔ آج میں اپنی تقریر میں اس حوالہ سے حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے ارشادات آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد پیش ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے۔ میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہو گا۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آج کل یورپ کے لوگ جس شخص کی تالیف کو دیکھنا چاہیں اوّل خواہشمند ہوتے ہیں جو اُس کی تصویر دیکھیں کیونکہ یورپ کے ملک میں فراست کے علم کو بہت ترقی ہے۔ اور اکثر اُن کی محض تصویر کو دیکھ کر شناخت کر سکتے ہیں کہ ایسا مدعی صادق ہے یا کاذب۔ اور وہ لوگ باعث ہزار ہا کوس کے فاصلہ کے مجھ تک پہنچ نہیں سکتے اور نہ میرا چہرہ دیکھ سکتے ہیں لہذا اُس ملک کے اہل فراست بذریعہ تصویر میرے اندرونی حالات میں غور کرتے ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہیں جو انہوں نے یورپ یا امریکہ سے میری طرف چٹھیاں لکھی ہیں اور اپنی چٹھیوں میں تحریر کیا ہے کہ ہم نے آپ کی تصویر کو غور سے دیکھا اور علم فراست کے ذریعہ سے ہمیں ماننا پڑا کہ جس کی یہ تصویر ہے وہ کاذب نہیں ہے اور ایک امریکہ کی عورت نے میری تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس اس غرض سے اور اس حد تک میں نے اس طریق کے جاری ہونے میں مصلحتاً خاموشی اختیار کی۔ وَإِنَّمَا الْآعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جن حضرت سلیمان کے لئے تصویریں بناتے تھے اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تصویر تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ کی تصویر ایک پارچہ ریشمی پر جبرائیل علیہ السلام نے دکھائی تھی۔ اور پانی میں بعض پتھروں پر جانوروں کی تصویریں قدرتی طور پر چھپ جاتی ہیں۔ اور یہ آلہ جس کے ذریعہ سے اب تصویر لی جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایجاد نہیں ہوا تھا اور یہ نہایت ضروری آلہ ہے جس کے ذریعہ سے بعض امراض کی تشخیص ہو سکتی ہے ایک اور آلہ تصویر کا نکلا ہے جس کے ذریعہ سے انسان کی تمام ہڈیوں کی تصویر کھینچی جاتی ہے اور وَجِعَ الْمَفَاصِلِ وَنَقَرَسَ وَغَيْرَهُ امراض کی تشخیص کے لئے اس آلہ کے ذریعہ سے

تصویر کھینچتے ہیں اور مرض کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی فوٹو کے ذریعہ سے بہت سے علمی فوائد ظہور میں آئے ہیں۔ چنانچہ بعض انگریزوں نے فوٹو کے ذریعہ سے دنیا کے کل جانداروں یہاں تک کہ طرح طرح کی مڈیوں کی تصویریں اور ہر ایک قسم کے پرند اور چرند کی تصویریں اپنی کتابوں میں چھاپ دی ہیں۔ جس سے علمی ترقی ہوئی ہے۔ پس کیا گمان ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جو علم کی ترغیب دیتا ہے وہ ایسے آلہ کا استعمال کرنا حرام قرار دے جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے مشکل امراض کی تشخیص ہوتی ہے اور اہل فراست کے لئے ہدایت پانے کا ایک ذریعہ ہو جاتا ہے۔ یہ تمام جہالتیں ہیں جو پھیل گئی ہیں۔ ہمارے ملک کے مولوی چہرہ شاہی سکہ کے روپیہ اور دوئیوں اور چوئیوں اور اٹھنیاں اپنی جیبوں اور گھروں میں سے کیوں باہر نہیں پھینکتے۔ کیا ان سکوں پر تصویریں نہیں، افسوس کہ یہ لوگ ناحق خلاف معقول باتیں کر کے مخالفوں کو اسلام پر ہنسی کا موقع دیتے ہیں۔ اسلام نے تمام لغو کام اور ایسے کام جو شرک کے مؤید ہیں حرام کئے ہیں نہ ایسے کام جو انسانی علم کو ترقی دیتے اور امراض کی شناخت کا ذریعہ ٹھہرتے اور اہل فراست کو ہدایت سے قریب کر دیتے ہیں۔“

(روحانی خزائن جلد 21، براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ 365 تا 367)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”عموماً مجھ سے سوال کیا جاتا ہے کہ ہر احمدی مرزا صاحب کی تصویر رکھتا ہے اور اس سے غرض اس کی پرستش کی ہوتی ہے۔

میں باوا بلند پکار کر کہتا ہوں کہ جو کوئی شخص مرزا صاحب کی تصویر پوجتا ہے وہ یقیناً مشرک ہے اور شرک کرتا ہے اور تصویروں کے بنانے کو مرزا صاحب سخت اور گندی بدعت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ یہاں کچھ ایسے کارڈ آئے تھے جن پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ ان سب کو جلا دینا یہ بات بھی بالکل جھوٹ ہے کہ ہر ایک مرزائی کے پاس مرزا صاحب کی تصویر ہوتی ہے میرے پاس ہی کوئی نہیں جو احمدی تصویر رکھتا ہے وہ مرزا صاحب کے بالکل خلاف کرتا ہے۔ مرزا تصویر کی پرستش کرانے کو دنیا میں نہیں آیا۔ فقط۔ نور الدین“

(الحکم جلد نمبر 24۔ مورخہ 10 جولائی 1906ء صفحہ 9)

”ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر مانگی۔ فرمایا۔ ہم لوگ تصویر کار کھنا ہرگز پسند نہیں کرتے۔ آپ دعا مانگتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا۔“

(ارشادات نور جلد 2 صفحہ 47)

”حضرت مسیح موعود کی تصویر کے متعلق فرمایا کہ دنیا میں دعوے تین قسم کے لوگ کرتے ہیں۔ ایک مجنون لوگ کرتے ہیں۔ دوسرے دوکاندار لوگ بھی کرتے ہیں۔ مثلاً ایک فقیر گدی والا ہے چوری ہو رہی ہے دو غلام موجود ہیں کوئی کسی کو بات نہیں کرنے دیتے۔ تیسرے راستباز لوگ ہوتے ہیں۔ یورپ میں جب حضرت کی دعوت پہنچی تو ان لوگوں کے خط آئے کہ ہمیں تصویر دکھائی جائے کہ وہ پاگل تو نہیں ہے۔ شکل سے معلوم ہو سکتا ہے۔ یہاں ایک پڑھی لکھی عورت ہے جو پاگل ہے۔ اس کو ہر ایک معلوم کر لیتا ہے۔

حضرت صاحب اب یورپ میں ہر ایک کے گھر کب پہنچ سکتے ہیں اس ضرورت کے واسطے تصویر بنائی گئی۔

پوچھا گیا کہ اگر پوشیدہ گھر میں رکھ لیں تو کیا ہرج ہے؟

فرمایا کہ ہمارا کوئی کام مخفی نہیں ہے سب کچھ ظاہر ہے۔ ہمارے گھر میں کوئی نہیں ہے۔ ہم کیوں رکھیں۔“

(ارشادات نور جلد 3 صفحہ 290)

سامعین! ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”صوفیاء کا طریقہ تھا کہ دل سے دل کو پڑھاتے تھے وہ تمام سبق اسی طرح پڑھتے تھے۔ وہ بات زبان سے حاصل نہیں ہو سکتی تھی جو ایک قلب سے دوسرے قلب کو بجلی کی رو کی طرح حاصل ہوتی ہے۔ الفاظ کا اثر کانوں کے ذریعہ ہوتا ہے مگر الفاظ بعض کیفیات کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اصل سبق تو وہی تھے جو قلوب کے ذریعہ توجہ سے ہوتے تھے مگر آجکل کے جھوٹے صوفیوں نے جن کا نام توجہ کہا ہے یہ نہیں۔ وہ بھی خواہش اور کامل تزکیہ سے حاصل ہوتی ہے جس کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے ظل اور بروز کہا ہے۔ ایک شخص خواہ کیسا ہی فصیح البیان ہو الفاظ کے ذریعہ ایک تصویر کو نہیں دکھا سکتا، لیکن اگر فوٹو سامنے رکھ دیا جائے تو فوراً تصویر کی تمام چیزیں نظر آجائیں گی۔ یہ سبق نہایت کار آمد اور اہم ہے لیکن اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ پس بعض تفصیلات الفاظ کے ذریعہ ادا نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ بروز کے طور پر آتی ہیں۔ مثلاً کوئی شخص کہتا چلا جائے کہ ناک ایسی ہے کان ایسے ہیں آنکھ ایسی ہے مگر کوئی چیز ہو، ہو سمجھ میں نہیں آسکتی۔ ہاں فوٹو کے ذریعہ سب کچھ سمجھ میں آجاتا ہے۔“

(خطبات محمود جلد 6 صفحہ 34-35)

پھر حضورؐ فرماتے ہیں۔

” اسی طرح اب دور بنیں نکل چکی ہیں جن سے دُور دُور کی چیزیں دیکھی جاسکتی ہیں اور اب تو وائر لیس نے ترقی کرتے کرتے یہ صورت اختیار کر لی ہے کہ شکلیں بھی دُور تک دکھادی جاتی ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ قریب زمانہ میں جرمن میں بیٹھا ہوا شخص جب انگلستان کے ایک شخص سے گفتگو کر رہا ہو گا تو نہ صرف اس کے الفاظ وہاں پہنچیں گے بلکہ ساتھ ہی ساتھ اُس کی تصویر بھی آجائے گی اور یوں معلوم ہو گا گویا آسنے سامنے بیٹھ کر دونوں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس وقت بھی یورپ کے بعض ممالک میں ریڈیو کی ایک دوسری قسم عمل کر رہی ہے۔ جس میں آواز کے ساتھ وہاں کا نظارہ بھی آجاتا ہے مگر ابھی اس کا دائرہ عمل محدود ہے۔ سو میل سے زیادہ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس ایجاد کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ جب ترقی کر جائے گی تو دنیا بھر میں آواز کے ساتھ نظارے اور تصویریں بھی ایک ہی ساتھ پہنچائی جاسکیں گی۔ مثلاً انگلستان میں کوئی شاہی جلوس نکلا ولایت میں تاج پوشی کی تقریب ہوئی تو نہ صرف ہندوستان کے لوگ وہاں کے لوگوں کی آواز میں سن سکیں گے بلکہ ساتھ کے ساتھ نظارہ بھی دیکھتے جائیں گے اور انہیں یوں معلوم ہو گا کہ گویا وہ لنڈن میں موجود ہیں۔ بادشاہ گزر رہا ہے اور اس کے ساتھ فلاں فلاں تڑک و احتشام کا سامان ہے۔ اس کے متعلق وہاں تجربے شروع ہو گئے ہیں اور پچاس سو میل کے اندر اس قسم کے نظارے دکھائے جانے شروع ہو گئے ہیں۔ گویا آواز کے ساتھ نظارہ کا انتقال بھی شروع ہو گیا ہے اور آئندہ ہندوستان یا چین یا جاپان میں بیٹھا ہوا شخص نہ صرف انگلستان کے لوگوں کی آوازیں سنے گا بلکہ وہاں کے نظارے بھی دیکھ سکے گا۔ وہ نہ صرف یہ سنے گا کہ فلاں شخص لیکچر دے رہا ہے بلکہ اس شخص کو اور اس کے ارد گرد بیٹھے والوں کو بھی دیکھتا جائے گا اور دنیا تھوڑے ہی عرصہ میں اس قابل ہو جائے گی کہ نہ صرف لوگوں کی آوازیں سنے بلکہ ان کی شکلیں بھی دیکھے اور ان کی حرکات کا بھی مشاہدہ کرے۔ پھر ٹیلیفون پر بھی اس قسم کے تجربے شروع ہو گئے ہیں کہ جب کوئی دو شخص ٹیلیفون پر آپس میں گفتگو کرنے لگیں تو معاً دونوں کی شکلیں بھی ایک دوسرے کے سامنے آجائیں۔ جب اس میں کامیابی ہو جائے گی تو اگر ایک شخص شملہ یا دہلی میں یا کلکتہ میں بیٹھا ہو ا قادیان کے ایک شخص سے گفتگو کرے گا تو اُدھر وہ بات شروع کریں گے اور اُدھر وہ ایک دوسرے کی شکل بھی دیکھنے لگ جائیں گے اور انہیں اس طرح معلوم ہو گا جس طرح وہ دونوں پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہیں۔ تو وہ جو واہمہ پیدا ہو گیا تھا کہ خدا کس طرح ساری دنیا کو دیکھ سکتا ہے اور کس طرح ساری دنیا کی آوازیں سن سکتا ہے، اس ترقی نے اسے دور کر دیا اور بتا دیا کہ جب معمولی انسان میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایسی قابلیت رکھی ہے کہ وہ اپنی آواز تمام دنیا کو سن سکتا ہے اور دنیا کے دوسرے کنارے کے آدمی کی بات کو باسانی سن سکتا ہے اور نہ صرف آوازیں سن سکتا ہے بلکہ اس کی شکل بھی دیکھ سکتا ہے، تو کیا خدا نے ذوالجلال وَالْقُدْرَةِ جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے وہ ہر چیز کو نہیں دیکھ سکتا اور ہر شخص کی آواز نہیں سن سکتا؟ اور جب وہ ہر چیز کو دیکھتا اور ہر شخص کی آواز سنتا ہے تو اس کیلئے کسی اور مددگار خدا کی کیا ضرورت رہی۔ وہ اکیلا ہی ساری دنیا پر حاوی ہے اور اکیلا ہی سب پر حکومت کر رہا ہے۔ پس نثر الصوت کے آلہ نے شرک کے عقیدہ پر ایک کاری ضرب لگائی ہے۔ خصوصاً اس شرک کے عقیدہ پر جو فلسفیوں کا پیدا کردہ ہے اور وہی درحقیقت علمی شرک ہے اور اس طرح وائر لیس اور لاؤڈ سپیکر نے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کو محدود کرنے والے عقائد کو باطل کر کے رکھ دیا ہے۔“

(خطبات محمود جلد 19 صفحہ 5-6)

فرمایا:

” اسلام نے یہ کہا ہے کہ جب تم شادی کرو تو شکل دیکھ لو اور جہاں شکل دیکھنی مشکل ہو وہاں تصویر دیکھی جاسکتی ہے۔ میری جب شادی ہوئی میری عمر چھوٹی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈاکٹر رشید الدین صاحب کو لکھا کہ لڑکی کی تصویر بھیج دیں۔ انہوں نے تصویر بھیج دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ تصویر مجھے دے دی۔ میں نے جب کہا کہ مجھے یہ لڑکی پسند ہے تب آپ نے میری شادی وہاں کی۔“

(خطبات محمود جلد 32 صفحہ 80-81)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

” آج کا یہ جمعہ اس سال کے رمضان کے مہینے کا آخری جمعہ ہے اور اس آخری جمعہ کے متعلق جہاں بہت سی بدعات اُمتِ مسلمہ میں پیدا ہو گئی ہیں وہاں بہت سے لوگوں نے اس سے نہایت اچھے اس اسباق بھی سیکھے ہیں۔ جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے ہم میں سے ہر ایک دوست کو ہر وقت چوکس رہنا چاہیے کہ اس قسم کی کوئی بدعت کسی چور دروازے سے جماعتِ احمدیہ میں داخل نہ ہونے پائے۔“

ابھی جب میں یہاں پہنچا تو ربوہ کے ایک فوٹو گرافر صاحب کھڑے تھے۔ میں نے پوچھا آپ یہاں کیسے آگئے ہیں۔ کہنے لگے آپ کی تصویریں لینی ہیں۔ میں نے کہا رمضان کے پہلے ہفتوں میں میں نے آپ کو یہاں نہیں دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں اُن کے دماغ میں یہ خیال آیا کہ وہ اس موقع پر تصویریں کھینچیں گے اور بعد میں جو لوگ نئے نئے احمدی ہوتے ہیں اور پُرانے خیالات لے کر آتے ہیں یا کئی بچے ہیں جو بڑے ہوتے ہیں یا بعض بچے ہیں جن کو ابھی شعور نہیں آیا ہوتا اُن کو کہیں گے دیکھو! یہ جمعۃ الوداع کی تصویر ہے۔ اس لئے میں نے اُن کو تصویریں اُتارنے سے روک دیا۔ گو ہے تو یہ ایک چھوٹی سی بات (ہے) لیکن اسے بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے اندر سوئی کے ناکے جتنا رخنہ بھی پیدا نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس طرح آہستہ آہستہ بدعات کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم خدا تعالیٰ کی ایک چیدہ جماعت ہیں۔ ہمیں اس قسم کی بدعات سے اجتناب کرتے ہوئے سادگی اور عاجزی کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گزارنے چاہئیں۔“

(خطبات ناصر جلد 4 صفحہ 482)

پھر ایک اور موقع پر فرمایا۔

”منصورہ بیگم دونوں سفروں میں میرے ساتھ گئی ہیں کئی دفعہ بعض امریکن پوچھتے تھے کہ آپ کی تصویر لے لیں۔ میں کہتا تھا کہ ضرور لو۔ ان کے ملکوں میں جس پردہ کی حالت میں وہ لوگ باقاعدہ پردے کے اندر اور پورا کام کر رہی تھیں۔ میری نیت یہ ہوتی تھی کہ ان کے گھروں میں بھی یہ دلیل پہنچ جائے کہ یہ جو تم بعض دفعہ اپنی حماقت کی وجہ سے اعتراض کر دیتے ہو کہ عورت اگر پردہ کرے گی تو وہ عضوِ معطل ہو کر رہ جائے گی اور اگر کام نہیں کر سکے گی تو اپنی ذمہ داریوں کو نباہ نہیں سکے گی۔ یہ غلط ہے۔“

(خطبات ناصر جلد 10 صفحہ 545)

پھر فرمایا۔

” اُمتِ واحدہ بنانے کے اس منصوبہ کا چھٹا حصہ یہ ہے کہ تصاویر کا تبادلہ کیا جائے۔ مثلاً اب یہاں بھی تصاویر لگی ہوئی ہیں۔ گو ان کی ابتدائی شکل ہے لیکن کام شروع ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس سلسلہ میں البم تیار ہونے چاہئیں جو ملک ملک بھیجوائے جائیں۔ اس موقع پر بھی اور شوری کے علاوہ دوسرے اجتماعات کی تصاویر بھی البم کی صورت میں باہر بھیجوائی جائیں اور اسی طرح مثلاً جماعتی تقریبات ہوتی ہیں۔ نائیجیریا میں، غانا میں، آئیوری کوسٹ میں، لائبریا میں، سیرالیون میں۔ ان کی تصاویر بھی یہاں آپ کے پاس پہنچی چاہئیں۔ وہ Still بھی ہوں یعنی بورڈوں پر لگا دی جائیں اور movies بھی ہوں جو پروجیکٹر پر دکھائی جائیں اور آپ کو پتہ لگے کہ احمدیت کتنی ترقی کر رہی ہے۔“

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 675)

سامعین! ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ حضرت مسیح موعودؑ اور بزرگوں کی تصاویر سے شرک کی حد تک پیار کرنے کے مخالف بیان دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

” اس ضمن میں ایک اور نصیحت میں جماعت کو یہ کرنی چاہتا ہوں کہ تصاویر کا ذور ہے اور تصاویر کے ذریعے ہم بڑے بڑے فائدے اٹھانا چاہتے ہیں لیکن تصاویر میں بعض نقصان کے پہلو بھی ہوتے ہیں اور ان میں ایک پہلو یہ ہے کہ جو بزرگوں کی تصاویر ہیں ان کے طرف شرک کا رجحان پیدا ہو جائے اور یہ رجحانات بعض دفعہ بہت ہی باریک راہوں سے داخل ہوتے ہیں اور جب تک ایک متقی انسان یا جب تک خدا کسی انسان کو توفیق نہ عطا فرمائے اس وقت تک وہ بعض دفعہ متنبہ ہی نہیں ہو سکتا کہ میں نے جو اس تصویر کو دیکھا، میرے دل پر جو اس کا اثر پڑا وہ تقویٰ کے مطابق تھا یا مشرکانہ رنگ رکھتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اقدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہی وجہ ہے کہ تصویروں کا رواج نہیں دیا گیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے وہ ایجادات ہی بعد میں ہوئیں جن ایجادات کے ذریعے آج ہم تصویریں زمانے میں

داخل ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک وجود اور آپ کا روحانی اور نورانی چہرہ اتنی عظمت رکھتا ہے کہ ہر گز بعید نہیں تھا کہ اگر وہ تصویریں محفوظ ہو تیں تو ان کی عبادت شروع ہو جاتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس خطرے کو محسوس کیا اور جماعت کو تاکید کی کہ میں جو تصویریں اپنی کھینچو اور ہا ہوں صرف اس لئے کہ دنیا چہروں کو دیکھ کر اندازے لگایا کرتی ہے اور بعض زیرک لوگ چہروں کے نقوش پڑھ کر دل کی صداقت کے نقوش دیکھنے لگ جاتے ہیں، ان تک ان کی نظر پہنچ جاتی ہے۔ اس لئے اس غرض سے میں نے تصویریں شائع کی یہ مقصد نہیں ہے کہ نعوذ باللہ تم لوگ ان تصویروں کو دیکھ کر میرے متعلق نامناسب عظمت کے جذبات اپنے دل میں پیدا کرو کیونکہ یہ شرک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پُرانے بزرگوں کی تصویروں کے ساتھ یہ تاکید ضروری ہے، خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصاویر کے ساتھ کہ اپنے نفوس کا جائزہ لیا کریں کہ ان سے کسی طرح کوئی دور بعید کا شرک کا تصور تو نہیں پیدا ہو رہا۔ جب میں شرک کا تصور کہتا ہوں تو آپ میں سے غالباً تمام یہ سوچیں گے کہ نعوذ باللہ من ذالک ہم تو موحد جماعت ہیں، توحید کی خاطر قائم کئے گئے، تمام دنیا کو اُمتِ واحدہ بنانا ہے، خدائے واحد کے قدموں میں اکٹھا کرنا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم جو موحد جماعت ہیں اور دنیا کو توحید سکھانے کے لئے نکلے ہیں۔ ہم مشرکانہ خیالات میں مبتلا ہو جائیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ قرآن کریم نے مطلع فرمایا ہے، متنبہ کیا ہے کہ شیطان ایسی ایسی جگہوں سے حملے کرتا ہے جن کے متعلق آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ وہ چھپ کے اپنی کمین گاہوں سے آپ پر حملے کرتا ہے اور بسا اوقات شرک کا آغاز محسوس بھی نہیں ہوتا۔

ایک دفعہ مجھے خود ذاتی طور پر اس قسم کے ایک حملے کا تجربہ ہوا۔ ربوہ کی بات ہے بہت پرانی... بات ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر، اول تو میں اسی وجہ سے لگاتا نہیں تھا پہلے اپنے گھر میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عموماً اس کو پسند نہیں فرمایا، پھر چونکہ دیکھا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس کی عادی ہو چکی ہے اور ایک عام تصویر کے طور پر دیکھتی ہے اس کے ساتھ کسی قسم کی غیر معمولی عظمت کا خیال منسلک نہیں کرتی اور پھر آنے والوں کے لئے اور اس خیال سے کہ بچے دیکھیں اور ان کو پتا تو ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کون تھے اور ان کی پاکیزہ صورت سے ان کے دل پر نیک اثر پڑے۔ میں نے بھی تصویر لگائی لیکن ایک دفعہ جب میں اس کمرے میں کپڑے بدل رہا تھا اچانک مجھے شرم سی محسوس ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر کے سامنے اور وہ پہلی خطرناک الارم کی گھنٹی تھی جو میرے اندر بجی۔ مجھے خیال آیا کہ یہ کیسی مشرکانہ بات ہے۔ تصویر سے اس خیال سے میں شرم رہا ہوں کہ میں تصویر کو دیکھ رہا ہوں حالانکہ تصویر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تصویر کو دیکھ کر یہ خیال کر لینا کہ ہم اس تصویر کے سامنے بڑی باتیں نہ کریں۔ پھر یہ ساری باتیں پھر میرے ذہن میں ابھرنی شروع ہوئیں۔ تصویر کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہوا کہ بعض حالتوں میں تصویر اُلٹی کر دی جائے، بعض میں سیدھی کر جائے، کوئی بیہودہ حرکت کرنی ہو تو تصویر کو الگ کر دیا جائے یہ سارے شرک اسی رستے سے داخل ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ دلوں پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اُس وقت مجھے خیال آیا کہ اصل تو تقویٰ نام ہی اس بات کا ہے کہ سوائے خدا کے حاضر ناظر ہونے کے تصور کے اور کوئی تصور نہ ہو۔“

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 368-369)

فرمایا:

”تمام دنیا میں یہ انتظام ہونا ضروری ہے کہ بعض کارکنوں کو تربیت دی جائے وہ نمائش دکھانے کے لئے باری باری اپنے وقت پیش کریں اور جو وہاں ڈیوٹی پر ہو اس کو پتا ہو کہ کس طرح دکھانی ہے اور کیا بتانا ہے۔ مثلاً شہداء کی تصاویر ہیں اور اسیر ان راہ مولیٰ کی تصاویر ہیں وہاں یہ تو لکھا ہو گا یہ شہید ہیں، یہ اسیر ہیں لیکن یہ نہیں بتایا جاسکتا تفصیل سے کہ جرم کیا تھے، کس طرح واقعہ ہوا؟ تو اگر پتا ہو تو بعض شہداء کی تصویروں کے سامنے اُنکے اٹھا کر دکھایا جاسکتا ہے یہ اس کا پس منظر ہے، اس طرح شہادت ہوئی اور یہ جو بتایا جاتا ہے اس کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ نظری طور پر دیکھ کر دل نرم پڑتے ہیں لیکن ساتھ کان جب یہ سن رہے ہوتے ہیں کہ اس کا پس منظر کیا ہے، کیوں ایسا ہوا؟ تو اس کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ فرانس میں بعض مہمانوں کو خود مجھے نمائش دکھانے کی توفیق ملی اور اس دوران ہی بعض مہمانوں نے اس تاثر کا اظہار کیا کہ ہمیں تو وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ چیز کیا ہے اور کتنی عظمت اختیار کر چکی ہے اور ان تصویروں کے پیچھے کیا کیا کہانیاں اور کیا کیا چیزیں ہیں..... لفظوں میں لکھا جائے کہ یہ کیا چیز ہے اور اس میں بہر حال اختصار کرنا پڑے گا اور پھر تربیت یافتہ نوجوان ساتھ چل کر ان کو دکھائیں یہ کیا کیا واقعات ہیں، یہ تصویریں کن بزرگوں کی ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تصاویر ہیں۔ یہ بتایا جاتا ہے کہ کون لوگ ہیں تو ان کا غیر معمولی اثر پڑتا ہے۔ بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے نظریں گھڑی رہ جاتی ہیں ان کی چہروں پر۔ کس قسم کے لوگ تھے، کس قسم کے عشاق تھے اور پُرانے وقتوں میں جماعت کس حال سے گزر رہی تھی۔ افریقہ

کے مبلغین کی پُرانے زمانوں کی تصویریں ہیں۔ جب تک آپ وہ دکھا کر پھر آگے نہیں بڑھیں گے تو موجودہ زمانے میں جو اللہ تعالیٰ نے ترقی عطا فرمائی ہے اس کا موازنہ نہیں ہو سکتا۔“

(خطبات طاہر جلد 8 صفحہ 365-366)

پھر فرماتے ہیں۔

”دن رات ہندو ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی پرستش کریں اور واقعہ پرستش ہے، تصویریں لگا کر دیکھنا ان میں مگن ہونا، اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا اور پرستش کس کو کہتے ہیں۔ پرستش کا نام ہے عبادت اور عبادت کا لفظ غلامی سے تعلق رکھتا ہے۔ تم جس کو اپنا معبود بناؤ گے اس کی غلامی کرو گے اس کے انداز سیکھو گے ویسی شکلیں بناؤ گے۔ پس جب یہ شروع ہو جائے تو اس کا نام عبادت ہی ہے کوئی اس میں مبالغہ آمیزی کا کوئی سوال نہیں اور یہ عبادت جو وہاں ہو رہی ہے جھوٹ کی عبادت ہے کیونکہ ایکٹنگ اور جھوٹ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔“

(خطبات طاہر جلد 15 صفحہ 343)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک بچی نے سوال وجواب کی ایک نشست میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کیا کہ book face کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ یہ اچھی نہیں ہے۔ اس سے منع کیا تھا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

”میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس کو نہ چھوڑو گے تو گنہگار بن جاؤ گے۔ بلکہ میں نے بتایا کہ اس کے نقصان زیادہ ہیں اور فائدہ بہت کم ہے۔ آجکل جن کے پاس book face ہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں ایسی جگہ پر چلے جاتے ہیں جہاں بُرائیاں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لڑکے تعلق بناتے ہیں۔ بعض جگہ لڑکیاں trap ہو جاتی ہیں اور face book پر اپنی بے پردہ تصاویر ڈال دیتی ہیں۔ گھر میں، عام ماحول میں، آپ نے اپنی سہیلی کو تصویر بھیجی، اُس نے آگے اپنی فیس بک پر ڈال دی اور پھر پھیلنے پھیلنے سے نکل کر نیویارک (امریکہ) اور آسٹریلیا پہنچی ہوتی ہے اور پھر وہاں سے رابطے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر گر وپس بنتے ہیں مردوں کے، عورتوں کے اور تصویروں کو بگاڑ کر آگے بلیک میل کرتے ہیں۔ اس طرح بُرائیاں زیادہ پھیلتی ہیں۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ بُرائیوں میں جایا ہی نہ جائے۔“

(کلاس واقفات 8 نومبر 2011ء جرمنی)

فرمایا:

”اس طرح کی بدعات ہمارے لوگوں میں بھی شروع ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ اپنے فوت شدگان کی تصاویر اپنے ساتھ لگا لیتے ہیں۔ بعض لوگ شادیوں کی تقریبوں میں تصویر بڑی سی فریم کروا کر لگا لیتے ہیں کہ یہ ہمارے فوت شدہ بزرگ ہیں اور ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ یہ سب شرک ہے۔ بدعت ہے اس سے بچنا چاہیے۔ صرف نیک مقصد کے لیے اپنی یادگار کے طور پر البم میں تصویریں رکھنا جائز ہے لیکن اس کو فطرت بنا لینا اور پھر ہر صبح اٹھ کر دیکھنا، سلام کرنا بدعت ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10/ اپریل 2026ء)

فرمایا:

”حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پوسٹ کارڈ تھا جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرات نہ کی۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 14 صفحہ 214)

لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹویٹس (Tweets) میں، واٹس ایپ (WhatsApp) پر میں نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے یہ پُرانے کارڈ نکال کر یا پھر انہوں نے اپنے بزرگوں سے لئے یا بعضوں نے پُرانی کتابوں کی دوکانوں سے خریدے اور پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کارڈ پر تصویر شائع کر کے یہ کارڈ بار کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا کہیں بنانا لیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے، یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔ پس وہ

بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں، جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہو اسے اور بے انتہا قیمتیں اس کی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہے۔ یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 18 مارچ 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بتعاون: مسز عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

